حضرۃ عبرت صدیقی

خارِ غم

خون کے آنسو

ظلمتیں چھائی ہوئی ہیں روشنی خاموش ہے   جگمگاہٹ جس کے دم سے تھی وہی خاموش ہے
خون کے آنسو رواں ہیں اہلِ دل کی آنکھ سے   آہ! اے عبرت چراغِ زندگی خاموش ہے

حقیقی انسان

یوں تو کہنے کے لئے دنیا ہست و بود ہیں   شکل انسانی میں جو بھی ہیں سبھی انسان ہیں
دوسروں کے درد سے جن کے تڑپ جاتے ہیں دل   قدر کے قابل حقیقت میں وہی انسان ہیں
حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ کامیاب انسان تھے   دورِ حاضر کے مجدد منتخب انسان تھے

خارِ غم

آہ برلب خاک برسر خستہ دل باچشمِ نم   ڈھونڈتا پھرتا ہے عبرت آپ کو اے محترم
باعمل، ذی علم عالم، دین کے محکم ستون   منطقی، شیخ الحدیث و ماہر جملہ فنون
خلق کی بے لوث خدمت رات دن تھا مشغلہ   آخر دم تک یوں ہی جاری رہا یہ مشغلہ
فلسفی، واعظ، خطیب و نکتہ دانِ علم دیں   آپ جیسے باشعور انسان اب ملتے نہیں
کوئی بھی سائل کبھی ناکام پلٹا ہی نہیں   تنگ نظروں سے کسی مفلس کو دیکھا ہی نہیں
صاف گو، بے باک سیرت، نیک دل، سادہ مزاج   فرق پر جلوہ نما تھا کشورِ دانش کا تاج
سرّ حق کا ترجماں پہلو میں دل تھا آپ کے   مونس بیچارگاں پہلو میں دل تھا آپ کے
آپ کی فرقت میں ہر چھوٹا بڑا مغموم ہے   مضمحل، مضطر، پریشاں، دید سے محروم ہے
منبع جود و سخا تھا آپ کا اک اک خیال   آپ تھے بحر العلوم، استاذ فرخندہ خصال
درس گاہ جامعہ کا گوشہ گوشہ ہے اداس   خونفشاں دیوار و در ہیں ذرہ ذرہ ہے اداس

علم و حکمت کے طلبگاروں کے آنسو پونچھئے
آیئے اور آپ کے شاگردوں کے آنسو پونچھئے

ہر تشدد سے بعزم و حوصلہ ٹکرا گئے
جبر و استبداد کی دنیا پہ بڑھ کر چھا گئے

حق کے ارشاد اور نبیؐ کے حکم کی تعمیل کی
اس طرح دن رات علم دین کی تکمیل کی

ہر عمل تھا آپ کا روحِ گلستانِ حیات
آپ تھے جانِ بہاراں آپ تھے شانِ حیات

وہ انیس بیکساں بے لوث انسان اب کہاں
جن کی رگ رگ میں لہو ہمدردیوں کا تھا رواں

آپ کے افکار سے روشن رہے گی کائنات
حشر تک لیتی رہے گی نام تاریخِ حیات

آپ کا غم حضرت والا ہے عالمگیر غم
ہر مسلماں آپ کی فرقت میں ہے باچشم نم

حشر برپا ہر طرف ہے عالم اسلام میں
مصر و ترکی، چین و ایران و عرب اور شام میں

علم دیں فکر و عمل کے ترجمان کی موت ہے
آپ کی یہ موت گویا کل جہاں کی موت ہے

کرسکا مرعوب انہیں کوئی دباؤ یا اثر؟
دم لیا آخر طلسمِ قادیانی توڑ کر

روز و شب بے چین رہتے تھے وطن کے درد سے
چاہتے تھے علم دانش میں سدا آگے رہے

ہر بشر مخلص، مہذب، صاحب ایمان بنے
فرد ہوکر دار میں مومن بنے انساں بنے

روحِ پاکستان کیا انسانیت کا نور تھے
حضرت یوسف بنوریؒ عبدیت کا نور تھے

خندہ پیشانی، کشادہ دل، انیس بے نوا
مصدر ایثار و عظمت منبع جود و سخا

ہر بناوٹ، ہر تصنع سے رہے دامن کشاں
ان کی ہستی پہ تھے نازاں اہلِ ملک اہلِ جہاں

آپ کے اوصاف کا ذکر و بیاں ممکن نہیں
بند کوزے میں ہو بحرِ بیکراں ممکن نہیں

حافظے، چشم تخیل، دل کے آئینے میں ہے
آپ کی تصویر میری روح میں سینے میں ہے

کائنات زندگی کے بزم آرا آپ ہیں
آج فردوس بریں میں جلوہ فرما آپ ہیں

میں ہی کیا سب کی زبان میں ہے یہ شام وسحر
آپ خالی کرگئے اپنی جگہ المختصر

آپ ہی اس دور میں تھے وجہ نازِ زندگی
درحقیقت آپ تھے تاریخ ساز زندگی

☆ ☆ ☆